Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

316

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم:۔ سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؍

۹ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۳۰ تبوک ۱۳۳۱ھش ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۹

ناجائز برآمد کرنے والے چودہ اشخاص کی گرفتاری

۸۰۰ من چائے اور چاول کی کثیر مقدار پر قبضہ

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ مشرقی پاکستان میں سلہٹ کے قریب ۸۰۰ من چائے اور کثیر مقدار میں چاول پکڑا گیا ہے۔ جسے ناجائز طور پر برآمد کیا جا رہا تھا۔ چاول کے سلسلے میں چودہ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جن پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ سرحدی علاقوں میں لوگوں نے جلسے کر کے ناجائز برآمد روکنے کے بارے میں حکومت کو کامل تعاون اور حمایت کا یقین دلایا ہے۔

خواجہ ناظم الدین ۷ اکتوبر کو ڈھاکہ روانہ ہوں گے

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ڈھاکہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس کا انتظام کرنے کے لئے مشرقی بنگال کی مسلم لیگ نے سات سب کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ یہ کمیٹیاں کونسلر صاحبان کے استقبال ان کے ٹھہرانے جلسہ گاہ تیار کرانے اور مالی امور کے جملہ انتظامات کی نگرانی کریں گی۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین اجلاس کی صدارت کرنے کے لئے کراچی سے سات اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ جائیں گے۔

علی گڑھ میں رام لیلا کے موقع پر فساد

شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا

علی گڑھ ۲۹ ستمبر۔ کل رات علی گڑھ کے مختلف علاقوں میں فرقہ وارانہ فساد کے اکا دکا واقعات میں بہت سے آدمی زخمی ہوئے دو کی حالت نازک ہے۔ حالات پر پوری طرح قابو پانے کے لئے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اُدھر ہندوستان کے دار الحکومت نئی دہلی سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں رام لیلا کا تہوار تو امن سے گذر گیا۔ لیکن آج چند آدمیوں میں تو تو میں میں کی وجہ سے فضا کچھ مکدر ہو گئی۔ اور شہر کے بعض اور مقامات میں بھی اسی قسم کے جھگڑے رونما ہوئے۔

بغداد میں حکومت پاکستان کے اعلان کا خیر مقدم

بغداد ۲۹ ستمبر۔ حکومت پاکستان نے چار عراقی طلباء کو وظیفے دینے کا جو اعلان کیا ہے۔ یہاں اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ان وظائف کے لئے ۸۰ سے زیادہ درخواستیں آچکی ہیں۔ پاکستانی سفارتخانہ طلباء کے انتخاب کے سلسلے میں یہاں کی وزارت تعلیم سے بات چیت کر رہا ہے۔

(بقیہ) ...نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے نام ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس پیغام کا مضمون کیا ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیز موٹر چلانے والے چیمپین مسٹر جان کوب آج اپنا ہی قائم کیا ہوا ایک سالہ ریکارڈ توڑنے کی کوشش میں ہلاک ہو گئے۔ وہ ۲۰۵ میل فی گھنٹہ کی

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ستمبر (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ روزانہ حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج کمزوری اور غنودگی میں بفضلہ تعالیٰ نسبتاً کمی ہے۔ ٹمپریچر ۹۹.۶ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے مبشر احمد کو کھڑکی سے گر کر سخت چوٹ آئی ہے۔ بازو کی ہڈی دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ بچہ چار روز سے میو ہسپتال میں داخل ہے۔ مگر تا حال ہڈی درست نہیں کی جا سکی۔ سوجن اور چھالوں کی وجہ سے مزید تین دن انتظار کرنا ہو گا۔ بخار بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

جنرل نجیب نے اپنی مقبولیت کا اندازہ لگانے کیلئے نیل کے ڈیلٹائی علاقے کا دورہ شروع کر دیا

مصری عوام ہی کا نام وفد پارٹی ہے وہ کوئی علیحدہ سیاسی جماعت نہیں ہے۔ اپنی پارٹی کے متعلق مصطفیٰ نحاس کا وضاحتی اعلان

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے نیل کے ڈیلٹائی علاقے میں قصبوں اور گاؤں کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ یہ دورہ تین دن تک جاری رہے گا۔ جنرل نجیب مختلف جگہ پبلک جلسوں میں عوام سے خطاب کریں گے۔ اور اندازہ لگائیں گے۔ کہ وفد پارٹی نے مصطفیٰ نحاس کو اپنا لیڈر برقرار رکھ کر سرکاری دباؤ کے مقابلے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد ان کی اپنی حکومت عوام میں کس حد تک مقبول ہے۔ اُدھر مصطفیٰ نحاس نے کل رات ایک بیان میں کہا ہے کہ میں اس وقت تک اپنی جد و جہد جاری رکھوں گا۔ جب تک مصر کی سرزمین سے برطانوی فوجوں کا انخلاء اور وادئ نیل کا مکمل اتحاد عمل میں نہ آ جائے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے کہا۔ سیاسی پارٹیوں کے متعلق حکومت نے جو نیا قانون بنایا ہے۔ میں اسے جائز نہیں سمجھتا۔ کوئی قانون نہ جماعتیں بنا سکتا ہے۔ اور نہ انہیں توڑ سکتا ہے۔ وفد پارٹی کوئی علیحدہ سیاسی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ یہ مصری عوام کا ایک نشان ہے۔ اور پوری قوم کا نام ہی وفد پارٹی ہے۔ ایک اخبار "الاہرام" نے لکھا ہے۔ کہ وفد پارٹی کے ایک نوجوان طبقہ نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر پارٹی کی از سر نو تنظیم نہ کی گئی۔ تو وہ اپنی وفد پارٹی الگ بنا لیں گے۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ بد دیانت عناصر کو پارٹی سے نکال دیا جائے۔ ایک اور اخبار "الجمہور" نے لکھا ہے۔ کہ وفد پارٹی کے مخالف گروپ نے الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ چار دن کے اندر اندر پارٹی کی از سر نو تنظیم کی جائے۔ ورنہ پارٹی دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنرل نجیب ۵

آسٹریلیا کا نو ہزار ٹن گیہوں آج کراچی پہنچ جائے گا

یہ گیہوں پاکستان کی درخواست پر برطانیہ نے قرض دیا ہے

کراچی ۲۹ ستمبر۔ آسٹریلیا کا نو ہزار ٹن گیہوں جو برطانیہ نے قرض دیا ہے کل کراچی پہنچنے والا ہے۔ یہ گیہوں آسٹریلیا سے برطانیہ جا رہا تھا۔ لیکن حکومت پاکستان کی درخواست پر برطانیہ نے یہ منظور کر لیا ہے۔ کہ اسے فوری طور پر کراچی بھیج دیا جائے۔ دراصل ترکی کا دس ہزار ٹن گیہوں ستمبر کے آخر میں پاکستان پہنچنے والا تھا۔ لیکن بعض وجوہات کی بناء پر اس کے آنے میں دیر ہو گئی۔ اسی طرح مشرق وسطی کے بعض ملکوں سے بھی گیہوں آنے والا تھا۔ وہ بھی کراچی نہیں پہنچ سکا۔ اس لئے کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے برطانیہ سے درخواست کی۔ کہ وہ آسٹریلیا سے انگلستان جانے والے گیہوں میں سے ۹ ہزار ٹن گیہوں قرض دے دے چنانچہ یہ نو ہزار ٹن گیہوں امید ہے کہ کل کسی وقت کراچی پہنچ جائے گا۔

حکومت بنانے سے پھر انکار کر دیا

بیروت ۲۹ ستمبر۔ لبنان میں عبد اللہ الیافی نے حکومت بنانے سے پھر انکار کر دیا ہے۔ وہ دوسری مرتبہ حکومت بنانے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ صدر کی طرف سے انہیں دعوت دی جا رہی ہے۔ کہ وہ ایک مرتبہ اور کوشش کریں۔

یوم کشمیر منانے کی اپیل

کراچی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مؤتمر عالم اسلامی نے پاکستان کے باشندوں سے اپیل کی ہے۔ کہ اگلے مہینے کی ۲۴ تاریخ کو یوم کشمیر منایا جائے۔ آج سے پانچ سال قبل اسی تاریخ کو تحریک آزادی کے لیڈروں نے ریاست کی خود مختاری کا اعلان کر کے آزاد کشمیر حکومت قائم کی تھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی انسان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر خدا تک نہیں پہنچ سکتا

"میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں۔ کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے۔ کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے۔ اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء

سوڈان کا مسئلہ

وادی نیل کی وحدت کا مسئلہ بھی نہر سویز کی طرح مصر کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ جن کا تعلق برطانیہ کے ساتھ ہے۔ وادی نیل کی وحدت کا مطلب یہ ہے کہ مصر اور سوڈان ایک ملک ہے اس لئے مصر سے انگریز نکل جائے اور اس کا قبضہ مصر کو دیدے۔ چنانچہ جنرل نجیب کے حال کے بیان میں اسی ادعا کو دہرایا گیا ہے۔

خرطوم پر مصر کا تسلط ۱۸۱۹ء میں ہوا تھا۔ آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں مصر نے اس شہر کے جنوب اور مغرب کے صوبوں میں اپنا تسلط جما لیا۔ ۱۸۸۳ء میں مہدی سوڈانی نے شہر "العبید" پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کو اپنا دار الخلافہ بنا لیا۔ اسی سال ۵ نومبر کو اس نے مصری فوج کو جس کی کمان ہکس نامی ایک انگریز کے ہاتھ میں تھی۔ بالکل ملیا میٹ کر دیا۔ ۱۸۸۵ء میں مصر کی فوج نے خرطوم پر قبضہ کر لیا۔ مگر انگریز جنرل گارڈن جس کو برطانیہ نے امداد کے لئے بھیجا تھا۔ خرطوم میں گھر کر مہدی کے ہاتھ سے مارا گیا۔

مہدی سوڈانی جو ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا تھا۔ ۲۲ جون ۱۸۸۵ء کو ام درمان میں جو دریائے نیل کے پار خرطوم کے پاس ایک آبادی ہے وفات پا گیا۔ اس کا جانشین خلیفہ عبد اللہ مقرر ہوا۔ اگست ۱۸۹۶ء میں کچنر نے جو بعد میں لارڈ کچنر کہلایا اور جو پہلی عالمگیر جنگ میں سمندر میں غرق ہو گیا تھا۔ اس کو شکست دی۔ خلیفہ عبد اللہ کی شکست کے بعد مصر اور انگریز نے سوڈان پر متحدہ قبضہ کر لیا۔ کچنر نے مہدی کی قبر کھدوا ڈالی اور پہلا سوڈان کا گورنر جنرل مقرر ہوا۔ مگر آہستہ آہستہ مصری اثر کم ہوتا گیا۔ اور عملاً آج صرف برطانیہ ہی سوڈان پر قابض ہے۔ اگرچہ مصر بھی حصہ دار ہے۔ تمام نظم و نسق انگریز کے ہاتھ میں ہے۔ انگریزی ہی کی فوج وہاں مقیم ہے۔ جس میں ایک ہوائی جہازوں کا سکواڈرن بھی شامل ہے۔

عبد الرحمٰن المہدی جو آجکل سوڈان کی اُمّہ پارٹی کا لیڈر ہے ۔ . . . . جو سوڈان میں جمہوری حکومت کے قیام کی علمبردار ہے اور سوڈان پر مصری قبضہ کے مخالف ہے۔ انگریز اس پارٹی سے متفق ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ یہ پارٹی دراصل انگریز ہی کی کھڑی کی ہوئی ہے۔ برطانیہ نے اپنے قبضہ کے دوران میں سوڈانیوں میں نیشنل جذبہ ابھارنے کی کوشش اس لئے کی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سوڈان کو مصر کے اثر سے باہر رکھا جائے تاکہ آزادی کے بعد بھی سوڈان برطانیہ کے زیر اثر رہے۔ اس طرح برطانیہ نے مصر کے وادیٔ نیل کی وحدت کے ادعا میں ایک عظیم دیوار کھڑی کر دی ہے۔ جس کو منہدم کرنا سخت مشکل ہو رہا ہے اور جو مصر اور برطانیہ کے تعلقات میں بھی ایک بڑی خلیج بنا ہوا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ سوڈان کا مسئلہ ان دو اہم مسائل میں سے ہے۔ جو مصر اور برطانیہ کے درمیان دیر سے متنازعہ فیہ چلے آتے ہیں۔

نومبر ۱۹۵۲ء میں سوڈان میں انتخابات ہونے والے ہیں اور پھر برطانیہ نے سوڈان کا مسئلہ طے کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کمیٹی کی بھی تجویز پیش کی ہے۔ جنرل نجیب نے جو آجکل مصر کا وزیر اعظم بھی ہیں اس کمیٹی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ "مصر وادیٔ نیل میں ہمیشہ اپنے مفاد کو پیش نظر رکھے گا"۔ دوسری طرف لنڈن میں سوڈان کی اُمّہ پارٹی کے لیڈر عبد الرحمٰن المہدی نے اپنے ایک بیان میں اس امر کو نہایت بُرا منایا ہے کہ مصر سوڈان کے انتخابات ملتوی کرانے کے درپے ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ "سوڈانی عوام اُمّہ پارٹی اور میں خود انتخابات کے التوا کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ میری پارٹی اور سوڈانی عوام تہیہ کر چکے ہیں کہ سال رواں کے اخیر تک سوڈان کو حق خود ارادیت کے استعمال کا موقعہ حاصل ہو جائے۔ آپ نے اپنے بیان میں یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ جنرل نجیب سے آپ کا سمجھوتہ ہو جائیگا۔ اور آپ مصر کو نیل کے پانی کے ضروری حصہ سے محروم نہیں کریں گے اور جمہوری پارلیمنٹ کے قیام کے بعد مصر کے ساتھ مستقل سمجھوتے کی کوشش کریں گے۔

پھر یہ بھی خبر ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق باہمی گفت و شنید ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں برطانوی سفیر مسٹر رالف سٹیونسن مصر کے وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ سے متعدد ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ یقیناً ان اہم معاملات میں جن کے متعلق مصر اور برطانیہ کے درمیان باہمی گفت و شنید ہو رہی ہے انہیں سوڈان کا ذکر لازمی ہے سوڈان کا مسئلہ ایسے موڑ پر پہنچ گیا ہے کہ کچھ نہ کچھ فیصلہ ضرور ہو کر رہے گا۔ مصر اور سوڈان دونوں اسلامی ممالک ہیں۔ اور دونوں ہی اس وقت ایک ہی سامراجی قوت سے نالاں ہیں۔ یقین ہے کہ جنرل نجیب اور سید عبد الرحمٰن المہدی اپنے اپنے ذاتی مفاد کا خیال چھوڑ کر دونوں مصر اور سوڈان کے مسلمان عوام کی بہبودی کے پیش نظر کوئی ایسی معتدل راہ نکال لیں گے۔ جس سے سب کو فائدہ ہو۔ اور کسی کے لئے مزید سوال نہ ہو۔ اور جس سے غیر ملکی اثر ہر دو پر صفر کے برابر رہ جائے۔

~~~~~~~~~~

مقدس شخصیتوں اور مقامات کے نام

روزنامہ "زمیندار" ۲۹ ستمبر کی اشاعت میں ایک اداریہ "مذہبی اور تاریخی اصطلاحات کی تقدیس" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ میاں منظور حسین صاحب ایم ایل اے نے مسلم لیگ کونسل کے اجلاس ڈھاکہ میں مسلمانوں کی مذہبی۔ تاریخی اور تحریکی اصطلاحات کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے ایک قرارداد کا نوٹس دیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔

"ہرگاہ کہ پاکستان ملت اسلامیہ کے اس عزم بالجزم کی بنا پر معرض وجود میں آیا تھا کہ مسلمان اپنی ثقافتی، مذہبی اور ملّی امنگوں کو ایک علیحدہ مملکت میں آزادانہ طور پر پورا کر سکیں اور اپنی تہذیب و تمدن کی کماحقہ حفاظت کر سکیں۔ لیکن اس کے برعکس مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض طبقات اور فرقے اپنے مخصوص مفاد کے پیش نظر سخت خطرناک اور شاطرانہ چالوں سے کئی مسلّمہ اور تاریخی ناموں اور لفظوں کی حرمت اور تقدیس کو دور حاضرہ کی شخصیتوں یا مقاموں سے منسوب کر کے پامال کر رہے ہیں اور اس طرح ہمارے مذہبی اور تمدنی ورثہ کی تخریب کا باعث بن رہے ہیں۔

ان حالات میں پاکستان مسلم لیگ کونسل حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قدیمی و تاریخی الفاظ اور القابات و اسماء مثلاً صحابی سیدۃ النساء ام المومنین، جنت البقیع اور مکہ و مدینہ وغیرہ کا استعمال بدوں ان شخصیتوں اور مقامات کے جن کے لئے یہ مخصوص ہو چکے ہیں۔ جرم قابل سزا قرار دے"

یہ قرارداد اگر منظور ہو گئی اور حکومت نے اسکو اپنا لیا۔ تو یقیناً اسلامی دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھدی جائے گی۔ اور ہمیں امید ہے حکومت اس کار خیر کا آغاز میاں منظور حسین صاحب۔ مولینا ظفر علیخاں صاحب ان کے والد ماجد منشی سراج الدین خانصاحب ان کے خلف الرشید مولنٰا اختر علی خانصاحب اور آقائے مرتضےٰ احمد خاں میکش کے ناموں سے کریگی اور ان کے نام بدل کر کچھ اس قسم کے نام رکھدیگی۔ بدھو کی ماں چھجو کا باپ ڈھونڈا کا بھائی وغیرہ وغیرہ کیونکہ حسینؓ و علیؓ مسلمانوں کے بزرگوں کے مقدس نام ہیں۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر فرمایا ہے۔ کجا وہ اور کجا اس زمانے کے ایم ایل اے اور اخبار نویس۔

چہ نسبت خاکسار ا با عالم پاک

پھر حکومت کو ایک بین الاقوامی کمیٹی کی دعوت دینی پڑے گی۔ جس کے کئی شعبے ہوں گے ایک شعبہ کا کام یہ ہو گا کہ وہ موجودہ زمانہ کی تمام ایسی شخصیتوں اور مقامات کے نام تبدیل کر ڈالے۔ جو مقدس شخصیتوں اور مقدس ناموں پر رکھے گئے ہوں۔ ایک شعبہ اسلامی تاریخ کے مقامات کا جائزہ لے گا۔ جس کا کام ہو گا کہ وہ نئی تاریخ اس طرح سے لکھے کہ کسی مقدس شخصیت اور مقام کا نام اس میں مذکور نہ ہو۔ ہمیں حیرانی ہے کہ مودودیوں کے رسالہ جات "کوثر"، "تسنیم" اور "ترجمان القرآن" کا کیا حشر ہو گا۔ انہیں یقیناً کوئی اس قسم کا نام چننا پڑے گا۔ جیسا کہ مثلاً چھپڑ۔ جوہڑ۔ تالاب ندی۔ نالہ۔ جھرنا وغیرہ وغیرہ۔

یہی نہیں پھر ہمیں مغربی اقوام کو بھی چیلنج دینا پڑیگا جو بعض مقدس اسلامی نام استعارہ کے طور پر استعمال کرنے لگی ہیں۔ مثلاً اعلےٰ پایہ کی ارادت گاہ کو مکہ کہہ دیتی ہیں۔ اور پھر یہ ایسا نیک اور مفید کام ہے کہ ہمیں امید ہے کہ نہ صرف بنی نوع انسان کی مختلف اقوام ہماری تقلید کریں گی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ جانوروں کو بھی یہ قرارداد پسند آجائے اور وہ انسان کو چیلنج دیدیں کہ آئندہ چیتے کی نگاہ۔ شہباز کی پرواز اور شیر کے تہور کا استعمال ناجائز قرار دیا جائے۔ اور اگر ایسا ہو گیا۔ تو اور تو اور کم سے کم علامہ اقبال مرحوم کی شاعری سے تو ہمارے ریڈیو و اعلین اور ادیبوں کو نجات حاصل ہو جائے گی

ہمارے خیال میں یہ تحریک بہت اچھی ہے اس کو ضرور چلانا چاہیئے۔ اگر زیادہ نہ پھیلی تو کم سے کم یہ تو ہو گا کہ آئندہ مسلمان اقوام اور اسلامی ممالک میں مقدس شخصیتوں اور مقدس مقامات کے نام استعمال نہیں ہوا کریں گے۔ اس طرح اسلامی ثقافت اور تہذیب کو ضرور چار چاند لگ جائیں گے! اور وہ چار دانگ عالم میں پھیل جائے گی۔

دنیا پر اس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ مسلمانوں میں اب کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس کے متعلق رضی اللہ تعالےٰ عنہ یعنی اللہ ان سے راضی ہوا۔ علیہ السلام یعنی اس پر سلام ہو اور رحمۃ اللہ علیہ یعنی اس پر اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو کہا جا سکے یا جس کو امیر المومنین کا خطاب دیا جا سکے۔ کیونکہ الفاظ خاتم النبیینؐ کو اب مسئول زمیندار نے ان اصطلاحات پر بھی حاوی ہونے کا حکم دیدیا ہے۔ یعنی یہودیوں کے ساتھ صلحاء۔ صدیقین اور شہداء کا بھی خاتمہ بالخیر ہو گیا ہے۔ البتہ اب صرف ایسے مسلمان پیدا ہو سکتے ہیں۔ جن کے متعلق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ (معاف کرنا علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ غلطی سے لکھا گیا ہے) فرما گئے ہیں۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

پتہ مطلوب ہے
~~~~~~~~~~

خطبہ جمعہ

۳۲۷

یوم تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات

فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

ذیل میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خطبہ شائع کیا جاتا ہے جو حضور نے گزشتہ سال یوم تحریک جدید کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ امسال حضور کی اجازت سے **۱۵ اکتوبر** یوم تحریک جدید مقرر ہوا ہے۔ عہدہ داران جماعت حضور کی فرمودہ ہدایات بغرض تعمیل نوٹ فرمائیں۔ نیز خطیب صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۳ اکتوبر کے جمعہ میں ہر جماعت میں یہی خطبہ پڑھ کر سنایا جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پچھلا ہفتہ تحریک جدید کا ہفتہ تھا۔ اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے کئے اور

تحریک جدید کے مختلف مقاصد

کے متعلق لیکچر دیئے۔ لیکن سوال یہ ہے کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہوگیا جس کے حل کی فکر میں ہم تھے؟ کیا ان جلسوں کی وجہ سے جماعت میں بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ اور جنہوں نے غفلت سستی اور لاپروائی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی۔ یا انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی۔ کیا انہوں نے چندے ادا کر دیئے اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہو گئیں؟ اگر تو ان جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے۔ انہوں نے اپنے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ تب تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہوگئی ہے۔ اور اگر جلسے ہوئے اور ان میں تقریریں ہوئیں جیسا کہ مجھے کئی جماعتوں سے چٹھیاں وصول ہوئی ہیں۔ کہ دھواں دھار اور شاندار تقریریں ہوئیں۔ میں نے تین گھنٹہ دھواں دھار تقریر کی۔ اور فلاں نے اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔ لیکن اس کا نتیجہ کوئی نہیں نکلا۔ تو یہ تقریریں میرے لئے خوشی کا پیغام نہیں لائیں۔ بلکہ رنج کا پیغام لائیں۔ کہ جماعت کے لوگ اس قدر سست ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں دھواں دھار تقریریں بھی بیدار نہیں کر سکیں۔ یا ان تحریروں اور رپوٹوں کا میں یہ مطلب نکال سکتا ہوں۔ کہ یہ محض حسن ظنی ہے۔ کہ تقریریں ہوئیں۔ ورنہ نہ کوئی اڑھائی گھنٹہ تقریر ہوئی ہے۔ اور نہ دھواں دھار اور شاندار تقریر ہوئی ہے۔ یونہی یہ بھیجی اور ریڈل کرنے والی باتیں کی گئی ہیں۔

غرض میں صرف دو نتیجے نکال سکتا ہوں کہ یا تو

دھواں دھار اور شاندار تقریریں

نہیں کی گئیں۔ صرف رپورٹوں کے کاغذوں کو سیاہ کیا گیا ہے۔ اور یا پھر یہ کہ جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ (تھوڑے بہت تو ہر جگہ ہوتے ہیں اور ہر زمانہ میں ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے۔) اور ان کی اتنی تعداد ہو گئی ہے۔ کہ ان کی کمزوری کی وجہ سے اب تحریک جدید کا چلنا قریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں نتائج نہایت تکلیف دہ ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ جماعت کے ۷، ۸ فیصدی طبقہ میں سستی پیدا ہو گئی ہے۔ جو تحریک جدید میں جا کر ۵۰، ۶۰ فی صدی ہو گئی ہے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ تحریک جدید میں وعدہ کرنے والے سب مخلص نہیں ہیں۔ بلکہ جماعت کا کمزور طبقہ محض دکھاوے کی خاطر اس میں وعدہ کر دیتا ہے۔ یہ کتنی خطرناک بات ہے۔ یا پھر یہ بات ہے کہ رپورٹ کرنے والوں نے سچائی سے کام نہیں لیا۔ تقریریں کرنے والے جلسہ میں آئے اور تقریریں کر کے چلے گئے۔ اور چندہ کی وصولی یا وصولی کے معین وعدے نہیں لئے۔ اور جماعت میں

قربانی اور ایثار کا مادہ

پیدا نہیں ہوا۔ اس قسم کے جلسوں کا بھلا فائدہ ہی کیا ہے۔ جو دھواں دھار تقریریں ہوا کرتی ہیں وہ دلوں کو ہلا دیتی ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ یہ جلسے اس لئے کئے گئے تھے۔ کہ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے۔ انہیں کہا جائے کہ اگر تم اب وعدے ادا نہیں کرو گے۔ تو کب کرو گے؟ اگر تم نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے۔ تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو، تکلیف برداشت کرو اس وعدہ کو ادا کرو۔ جن کے پاس رقوم ہیں وہ ابھی ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس اب گنجائش نہیں وہ وعدہ کریں کہ جلد سے جلد کس دن ادا کر دیں گے۔ اگر اس طرح کیا گیا ہے۔ تب تو جلسہ کا کوئی مطلب ہوا۔ ورنہ خالی تقریریں کسی کام کی نہیں۔ بعض دفعہ تقریر کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس نے دھواں دھار تقریر کی ہے۔ حالانکہ وہ دھواں دھار تقریر ہی کیا۔ جس کے نتیجہ میں نہ کسی نے وعدہ کیا۔ اور نہ کسی نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ وہ خالی دھواں ہو سکتا ہے۔ جس کے تلے آگ نہیں۔ وہ محض مٹی اور غبار تھا جو اڑا۔ ورنہ جہاں آگ لگی ہو وہاں

عشق کے آثار

پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حقیقی دھواں ہو۔ اور پھر اس کے نیچے آگ نہ ہو۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ تمہارے اندر آگ ہو اور تمہارا ہمسایہ اس سے کوئی اثر قبول نہ کرے۔ اگر تمہارے گھر کو آگ لگتی ہے۔ تو اول تو تمہارے ہمسایہ کا گھر بھی جل جاتا ہے۔ ورنہ وہ جھلس ضرور جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تمہارے دل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ تو تمہارے ہمسایہ کے اندر بھی آگ لگ جائے گی اگر آگ نہیں لگتی تو وہ بے تاب ضرور ہو جائے گا۔

پس اگر ان تقریروں کے نتیجہ میں سننے والوں کے اندر آگ نہیں لگی۔ تو پھر یہ کس قسم کی دھواں دھار تقریریں تھیں۔ نہ تو وہاں دھواں نظر آتا ہے۔ نہ دھار نظر آتی ہے۔ صرف

زیب داستان کے لئے

رپورٹیں بھیجدی جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ساری جماعتوں نے ایسا کیا ہے۔ ان رپورٹوں میں سے جو میرے پاس آئی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو بہت خوشکن ہیں۔ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان پر زور دیا گیا ہے کہ وعدے ادا کرو۔ اور اگر وعدے نہیں کئے۔ تو اب وعدے کرو۔ اور یہ وعدے جلد ادا کرو۔ غرض ان سے معین صورت میں وعدے لئے گئے ہیں۔ لیکن نصف کے قریب رپورٹیں ایسی ہیں۔ جن میں صرف قلم سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہ دھواں دھار تقریریں کی گئیں۔ لیکن نہ ان میں دھواں تھا نہ ان کے نتیجہ میں کسی نے وعدہ کیا۔ اور نہ کسی نے وعدہ ادا کیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا کہ وہ

وعدے کب ادا کریں گے

دس دن کے بعد ادا کریں گے یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اور اگر وہ کہتے کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جاتا۔ تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔ اب اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو۔ تو اس کی سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی اس کی سزا سلسلہ کیوں بھگتے۔ اگر ایسا کیا جاتا تو لازمی بات تھی کہ اس کا نتیجہ فوراً نکلتا۔ لیکن بعض لوگوں کی طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ وہ اپنی تعریف آپ کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے وہ وہ دلائل دیئے ہیں۔ ہم نے وہ وہ باتیں کی ہیں کہ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتیں اور اس طرح وہ اپنی تعریف کے پل باندھ دیتے ہیں۔ لیکن وہ سب دلائل اور باتیں رطب و یابس ہوتی ہیں۔ پھر بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ دھواں دھار تقریریں کر ہی نہیں سکتیں۔

مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

بڑے مستعد اور کام کرنے والے آدمی تھے وہ دن رات جاگتے۔ اور سلسلہ کے کام سرانجام دیتے۔ لیکن ان کی طبیعت میں جوش نہیں تھا ان میں پارہ والی کیفیت پیدا نہیں ہوتی تھی ایک دفعہ میں نے کوئی ضروری مضمون لکھنا تھا۔ لیکن میں بیمار ہو گیا۔ میں نے مولوی صاحب کو بلایا۔ اور کہا کہ آپ اس اس طرح ایک مضمون لکھیں۔ اور جماعت کے اندر جوش پیدا

چنانچہ انہوں نے ایک مضمون لکھ دیا اور میں نے چھپنے کے لئے بھی دیدیا۔ لیکن وہ پڑھ کر مجھے بہت ہنسی آئی کہ وہ جوش دلانے والا نہ تھا۔ البتہ ہر دسویں فقرہ کے بعد یہ لکھا ہوا ہوتا تھا "میں تمہیں زور سے کہتا ہوں" پس بعض طبائع ایسی بھی ہوتی ہیں۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ

مفت میں تعریف

کرانے اور انعام حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہیں کوئی ایک آدھ بات کر دیں گے اور کہہ دیں گے کہ ہم نے دھواں دار تقریر کی۔ دھوئیں سے تو رونا آتا ہے۔ کیا تمہاری تقریر سے سامعین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے؟ اور دھار سے پانی گرتا تھا۔ کیا سامعین عرقِ ندامت سے بھیگ گئے تھے؟ اور اگر ایسا ہوتا اور سامعین کو کہہ دیا جاتا کہ وہ اب خواہ کوئی چیز بیچیں لیکن وعدہ کو ضرور ادا کریں۔ اور پھر ایک حد تک وعدے ادا ہو جاتے تو ہم سمجھتے کہ تقریر دھواں دھار تھی۔ لیکن ان تقریروں کے نتیجہ میں نہ تو کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے اور نہ کسی کو ندامت کی وجہ سے پسینہ آیا۔ جیسے لوگ ہنستے ہوئے آئے تھے ویسے ہی ہنستے ہوئے چلے گئے۔ نہ کسی نے جیب سے پیسہ نکالا اور نہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر دھواں دھار کیا ہوا ——
مفت میں تعریف حاصل کرنا کوئی چیز نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ۔ تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ میں سمجھتا ہوں بہت سی ذمہ واری کارکنوں پر ہے کہ انہوں نے جماعت کے افراد کو صحیح رستہ پر لانے کی کوشش نہیں کی۔ جلسہ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگوں کو ان کی غلطی کا احساس کرا دیتے اور انہیں نادم کرتے اور اس کے بعد وعدے وصول کرتے اور اگر دس پندرہ فیصدی وعدے بھی ادا ہو جاتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کو نو ماہ تک ناراض کیا ہے اگر وہ اسے جلدی خوش نہیں کرتے تو وعدے کا فائدہ ہی کیا تھا۔ اگر ان جلسوں سے ہمیں کوئی فائدہ ہوتا تو وہ تقریریں دھواں بھی رکھتی تھیں اور دھار بھی رکھتی تھیں۔ لیکن ہوا یہ کہ جس طرح لوگ جیبیں بند لائے تھے اسی طرح بند جیبیں لے کر وہ واپس چلے گئے۔ بعض جگہوں پر کارکن کھڑے ہوئے اور انہوں نے اچھل اچھل کر تقریر کر دی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ ہوا اس کا اکثر حصہ عبث ہوا۔ تم تبلیغ کرنے نہیں گئے تھے۔ تم

فرض شناسی کی طرف توجہ

دلانے گئے تھے۔ تبلیغ میں تو بعض دفعہ سالوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور پھر کوئی نتیجہ نکلتا ہے۔ لیکن فرض شناسی میں پندرہ سولہ منٹ کی بھی دیر نہیں لگتی اگر تم کسی عیسائی کو کہو گے کہ نماز پڑھو تو وہ پہلے خدا تعالیٰ پر ایمان لائے گا۔ پھر رسول پر ایمان لائیگا اور پھر نماز کا اسے پتہ لگے گا۔ لیکن اگر تم کسی مسلمان بچہ کو کہو گے کہ نماز پڑھو تو تم ایک دفعہ نصیحت کرو گے اور وہ عمل کرنے لگ جائے گا۔ اور یا تم پھر اس کو تھپڑ مارو گے کہ مسلمان بچے ہو کر نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ تم نے احمدیوں سے وعدے پورے کروانے تھے۔ یورپین ہندوؤں، چینیوں، زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے نہیں کروانے تھے۔ اگر تم نے یورپین ہندوؤں، چینیوں، زرتشتیوں یا جاپانیوں سے وعدے پورے کروانے ہوتے تو پھر بے شک انتظار کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ جلسے تو تربیتی جلسے تھے۔ ان کا نتیجہ تو اسی وقت نکل آنا چاہیئے تھا۔ آخر جو احمدی کہلاتا ہے وہ ایک مکان کی اینٹ بن چکا ہے۔ وہ زنجیر کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ اس نے بیعت کرتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ دین کے لئے جان و مال اور عزت سب کچھ قربان کر دوں گا اس کا چندہ ادا نہ کرنا محض سستی ہے اور کچھ نہیں۔ چاہیئے تھا کہ کہا جاتا۔ نو ماہ تک تم نے سستی کی ہے اب تم بیدار ہو جاؤ اور وعدہ ادا کر دو۔ اور اگر اب ادائگی میں تمہیں کوئی مشکل نظر آتی ہے تو اس کو برداشت کرو یہ سستی اور غفلت کی سزا تمہیں بھگتنی چاہیئے نہ کہ سلسلہ کو۔ یہ چیز تھی جو اس جلسہ کی غرض تھی۔ ورنہ محض دھواں دھار تقریر وں سے جن کا کوئی اثر نہ ہو کیا بنتا ہے؟
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں ان میں سے اکثر محض زیب داستان کیلئے تھیں اور شاید اگلے ماہ مجھے جلسہ کی پھر ضرورت ہوگی یہ جلسہ دھواں دھار تقریریں کرنے کے لئے نہیں ہوگا بلکہ اس جلسہ میں جماعت کے دوستوں کو کہا جائے گا کہ باقی رقم یہاں رکھ دو اور یا دس پندرہ دن تک ادا کرنے کا وعدہ کرو۔ یہ دین کا کام ہے جو باقی سب کاموں پر مقدم ہے۔ اور اگر آپ لوگوں کو ادائگی میں کوئی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے تو وہ تکلیف انہیں برداشت کرنی پڑے گی۔
تحریک جدید کے وعدوں کو ادا کرنے کے ذرائع بھی بتائے گئے ہیں کہ اس اس طرح زندگی بسر کرو۔ تو اتنی گنجائش اخراجات سے نکل آئے گی کہ آپ وعدہ ادا کر سکیں گے۔ بے شک بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اتنا وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اسے ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ سات آٹھ ہزار وعدہ کرنے والوں میں سے سو ڈیڑھ سو ہوں گے۔ بے شک ان لوگوں نے اتنی رقم کا وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن

میں نے دیکھا ہے

کہ ان میں سے بھی دس بارہ فیصدی لوگوں نے سستی کی ہو گی۔ ورنہ اکثر لوگوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیشہ زیادہ وعدے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں وقت کے اندر ادا کرنے کی توفیق بھی دیدیتا ہے۔ زیادہ تر نادہندگان ان میں سے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ کیونکہ ایک بدی دوسری بدی پیدا کرتی ہے۔ جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے استثناء ہر جگہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں ان لوگوں میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے وعدے پورے نہیں کئے۔ اس طرح جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے کئے ہیں ان میں سے بھی بعض نے وعدے پورے کئے ہیں۔ اور بعض ...... ابھی وعدے پورے نہیں کئے۔ لیکن اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر وعدے کئے ہیں ان میں سے ۹۰ فیصدی نے وعدے ادا کر دیئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اپنی حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں ان میں سے پچاس فیصدی ایسے ہوں گے جنہوں نے ابھی تک ادائگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ یہ اس لئے ہے کہ جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدہ کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ناممکن کام کر رہے ہیں۔ لیکن حیثیت سے کم وعدہ کرنے والے اس مدد سے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ممکن کام بھی نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگلے ماہ مجھے دوبارہ جلسہ کرانا پڑے گا۔ تا وہ جلسہ کام کا جلسہ ہو۔ اس میں صرف دھواں دھار تقریریں نہ ہوں۔ ربوہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ دھواں دھار تقریروں پر ہی بس کر دی گئی ہے۔ بے شک میری بھی تقریر ہوئی ہے اور اس کی بناء پر کچھ وعدے کئے گئے ہیں۔ لیکن ہر شخص کا کام الگ الگ ہوتا ہے۔ خلیفہ کا یہ کام نہیں کہ وہ گھر گھر جائے اور وعدے ادا کروائے۔ اور وہ سب دنیا کے پاس جا بھی کس طرح سکتا ہے چاہیئے یہ تھا کہ گروپ بنائے جاتے اور خدام کو اس کام پر لگایا جاتا کہ تمام لوگوں کی لسٹیں بنائی جاتیں اور کہا جاتا کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ تھا۔ نو ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے اب اسے ادا کرو ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس طرح جن لوگوں نے وعدہ نہیں کیا ان سے وعدے لیتے اور ان سے جلد وصولی کا انتظام کرتے تا روپیہ آتا اور مشکل دور ہوتی۔
اس ماہ دفتر کے کارکنوں کو گذارہ نہیں ملا وہ کیا کریں گے۔ کیا یہ کہہ دیا جائے گا کہ گوجرانوالہ کی ایک دھواں دھار تقریر ایک محلہ کو دیدی جائے اور ان کو کہا جائے کہ وہ اسے آپس میں تقسیم کر لیں لاہور کی دو دھواں دھار تقریریں دوسرے محلہ کو دیدی جائیں کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ راولپنڈی کی دھواں دھار تقریر تیسرے محلہ کو دیدی جائے کہ وہ آپس میں تقسیم کر لیں۔ جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ۔ پہلے یہ گناہ کیا کہ وعدہ ادا نہیں کیا اور اب مزید جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ ہم نے دھواں دھار تقریریں کر دی ہیں حقیقت یہ ہے کہ توجہ سے کام نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے بعض ربوہ والوں نے کوشش کی ہے۔ انہوں نے یہی کیا ہے کہ یا تو وعدہ ادا کر کے جاؤ یا یہ بتاؤ کہ کس وقت ادا کرو گے حتیٰ کہ بعض مہاجرین کی جماعتیں ہیں انہوں نے اس رنگ میں کام کیا ہے کہ ان کی کوشش کے نتیجہ میں لوگوں نے وعدے ادا کئے ہیں اور جن لوگوں نے وعدے ادا نہیں کئے انہوں نے ایک معین وقت کے بعد ادائگی کا وعدہ کیا ہے۔
پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ جس کام کیلئے کھڑی ہوئی ہے وہ اس کے رنگ کو بھی اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ اللہ تعالیٰ کے صبغہ کو اختیار کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے صبغہ سے اچھا کونسا صبغہ ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانے سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہ کر دیتا ہے اس لئے تم خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانے کی کوشش کرو۔ کیا تم نے خدا تعالیٰ میں بھی کبھی سستی دیکھی ہے۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ کوئی مسافر گھبرایا ہوا ریلوے سٹیشن پر پہنچا اور سٹیشن ماسٹر کو کہنے لگا۔ بابو جی تین بجے والی گڈی کہڑے ویلے جاندی اے۔ سٹیشن ماسٹر بھی مذاقی تھا اس نے کہا تین بجے والی گڈی نو وج کے سٹھ منٹ تے جاندی اے۔ وہ مسافر کہنے لگا ایہہ بڑی خرابی اے۔ کدے گڈی کسے ویلے جاندی اے تے کدے گڈی کسے ویلے جاندی اے۔ اسے حساب نہیں آتا تھا وہ سمجھنے لگا کہ یہ اور وقت ہے اور وہ اور وقت ہے مگر یہ مذاق اس لئے بنا ہے کہ ریلیں دیر سے آتی جاتی ہیں لیکن کبھی کسی نے یہ بھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا سورج کبھی ایک سیکنڈ پہلے یا بعد میں چڑھا ہو۔ کروڑہا سال پہلے سورج جس وقت نکلتا تھا اسی وقت اب بھی نکلتا ہے۔ لیکن ہماری الارم کی گھڑیاں بھی پہلے الارم دیدیتی ہیں اور کبھی بعد میں۔ میں جنگ کے بعد سے اس وقت تک پانچ گھڑیاں منگوا چکا ہوں وہ سب روزانہ ۱۵-۲۰ منٹ سُست (slow) ہو جاتی تھیں جو گھڑیاں میرے پاس بطور تحفہ آتی ہیں ان کا بھی یہی حال ہے۔ پتہ نہیں لوگ کیسے گذارہ کر لیتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ میرا گھڑیوں پر رعب پڑ جاتا ہے اور وہ سب ۱۵-۲۰ منٹ سُست (slow) ہو جاتی ہیں۔ یہ گھڑیوں کا حال ہے۔ ریلوں کا حال میں نے پہلے بتایا ہے۔ غرض جو کام بھی انسان کرتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ دیر لگ جاتی ہے لیکن کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ کا چاند بھی ایک سیکنڈ پیچھے چڑھا ہو۔ نہ چاند کبھی اپنے وقت مقررہ سے پیچھے نکلا ہے نہ سورج اپنے وقت مقررہ سے پیچھے نکلا ہے اور نہ ستارے کبھی پیچھے نکلے ہیں۔ نہ زمین اپنی چال میں سست ہوئی ہے اور نہ باقی سیارے سست ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے رات کے لئے جو وقت مقرر کیا ہے کہ فلاں وقت آئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک اسی وقت آتی ہے۔ سورج کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے کہ گرمیوں میں فلاں وقت سورج نکلے اور سردیوں میں فلاں وقت نکلے سورج حضرت آدم سے لے کر اب تک اسی وقت نکلتا چلا آ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ تم

خدا تعالیٰ کا رنگ

اختیار کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کس طرح اپنے مقررہ قانون پر چل رہا ہے۔ لوگ مثال دیتے ہیں۔ کہ کسی کلاک والا گھر چلو۔ یہاں تو کلاک بھی سست ہو جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز سیکنڈ کا ہزارواں حصہ بھی کبھی لیٹ نہیں ہوئی۔ بے شک بعض چیزیں ایسی بھی ہیں۔ جن کے لئے خدا تعالیٰ نے کوئی معین وقت مقرر نہیں کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بعض موسم (season) مقرر کر دیئے ہیں مثلاً بارش کے لئے یہ نہیں کہا گیا۔ کہ وہ سات ساون کو ہوگی یا سات بھادوں کو ہوگی۔ بلکہ یہ یہ کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اساڑھ سے لیکر بھادوں تک بارش کا موسم ہوگا۔ اس عرصہ میں کبھی زیادہ بارش ہوگی اور کبھی کم۔ لیکن یہ نہیں کہ بارش کا موسم ان مہینوں سے دوسرے مہینوں میں تبدیل ہو جائے۔ نہ یہ وقت کبھی زیادہ ہوا ہے اور نہ کم ہوا ہے۔ گویا جن چیزوں کے لئے خدا تعالیٰ نے وقت کی تعیین کر دی ہے۔ وہ اپنے وقت مقررہ پر چل رہی ہیں۔ اور جن چیزوں کے لئے وقت کی تعیین نہیں کی۔ وہ غیر معین دائرہ میں چل رہی ہیں۔ سردیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ دو تین نومبر کو شروع ہونگی۔ یا تین دسمبر کو شروع ہوں گی۔ بلکہ ان کے لئے نومبر۔ دسمبر۔ جنوری اور فروری کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ اب یہ نہیں ہوگا۔ کہ سردی ان مہینوں کی بجائے مارچ اپریل اور مئی میں چلی جائے۔ اسی طرح گرمیوں کے لئے مئی۔ جون۔ جولائی کے مہینے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے یہ تعیین نہیں کی گئی۔ کہ گرمی ۱۰ مئی سے شروع ہوگی۔ یا ۱۰ جون شروع ہوگی۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ گرمی مئی اور جون۔ جولائی میں ہی آئے گی۔ یہی قانون ہے۔ جو پورا ہو رہا ہے۔ کہ یہ گرمی کے مہینے ہیں۔ اور یہ سردی کے مہینے ہیں اور یہ موسم ان مہینوں سے آگے پیچھے نہیں ہوتے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس دوران میں کبھی سردی یا گرمی زیادہ پڑنے لگے اور کبھی کم۔ یہ نہیں کہ سردی گرمی کے مہینوں میں آجائے اور گرمی سردی کے مہینوں میں آجائے۔ پس صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ خدا کے رنگ کو اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے۔ کہ وہ جو کہتا ہے اسے پورا کرتا ہے۔ اور اسے کر کے چھوڑتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

تم ہو گے کہ ہم خدا نہیں ہیں۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ اگر تم انعام پانا چاہتے ہو۔ تو تمہیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

تم بےشک خدا نہیں۔ لیکن تمہیں انعام پانے کے لئے خدا تعالیٰ کا رنگ اپنے اوپر چڑھانا پڑیگا۔ پس اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کرو۔ اس کے انعام پاؤ۔ اور اس کے فضلوں سے حصہ لو۔ تو بعض امور میں جو خدا تعالیٰ کے رسول نے بتائے ہیں۔ جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ یا گذشتہ انبیاء نے اُن کو بیان کیا ہے یا علم اور عقل سے ہم انہیں معلوم کرتے ہیں اُن میں تمہیں خدا تعالیٰ جیسا بننا پڑے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ جیسا نہیں ہوگے۔ تو لازماً شیطان جیسا ہونگے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کا رنگ چڑھانا پڑے گا۔ تبھی تم اس کے برکات اور افضال کے وارث بن سکتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کا رنگ یہ ہے کہ جو کہو اُسے پورا کرو۔

تحریک جدید کے جلسوں کی غرض

یہ تھی۔ کہ وعدوں کی ادائیگی میں جن لوگوں سے غفلت ہوئی ہے۔ انہیں کہا جائے کہ وعدے پورے کرو۔ نہ یہ کہ دھواں دھار تقریریں کرو۔ اور عملی طور پر کچھ نہ کرو۔ وعدوں اور چندوں کو دھوئیں میں اُڑا دو۔ بلکہ ان جلسوں کی غرض یہ تھی۔ کہ وعدے وصول کرو۔ اور جو کہتے ہیں کہ اب وعدہ ادا کرنا مشکل ہے۔ انہیں کہو۔ کہ اس میں سلسلہ کا کیا قصور ہے۔ یہ مشکل تم نے خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ تم نے وعدہ وقت پر ادا نہیں کیا۔ اب اس کی سزا خود بھگتو۔ استغفار کرو۔ اور قربانی کر کے وعدوں کو ادا کرو۔ لیکن ۲۰ ستمبر کے جلسوں کے نتیجہ میں کچھ بھی نہیں ہوا! صرف بعض خطوط آگئے ہیں۔ جو میں نے تحریک جدید کو بھجوا دیئے ہیں۔ کہ مبارک ہو تمہارا کام ہو گیا تقریریں کرنے والوں اور رپورٹیں لکھنے والوں کو سوچنا چاہیئے کہ آیا محض تقریروں اور کاغذ سیاہ کر دینے سے کچھ بنتا ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء تو یہ ہے۔ کہ جو کچھ ایک دفعہ منہ سے کہہ دو۔ اُسے پورا کرو۔ خدا تعالیٰ جو کہتا ہے۔ وہی کرتا ہے۔ خواہ ہزاروں آدمی مر جائیں۔ اس کی پرواہ نہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کا نبی جب دنیا میں آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے۔ یوں ہوگا۔ تو خواہ لاکھوں آدمی مریں۔ ہوگا وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ یعنی اُس کا نبی ہی جیتے گا۔ یہی رنگ ہے جو خدا تعالیٰ کا ہے۔ یعنی جو وہ کہتا ہے۔ اُس سے پھرتا نہیں لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ۔ جب خدا تعالیٰ کسی چیز کے لئے جگہ یا وقت کی تعیین کرتا ہے تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا۔ ؏

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

یہی مومن کا کام ہونا چاہیئے۔ کہ وہ جو کہے اُسے پورا کرے۔ دین پر مصیبت نہیں آنی چاہیئے اگرچہ ایسا کرنے میں تم پر تکلیف ضرور آئے گی

کیونکہ ہمارا ملک غریب ہے۔ ہماری قوم غریب ہے۔ اور ہمارے گذارے معمولی ہیں۔ دشمن ہنستا ہے۔ لیکن ہمارا ایک منافق جو کام کر سکتا ہے۔ دوسرے مسلمان وہ کام نہیں کر سکتے۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ ان میں بھی بعض اچھے لوگ ہیں لیکن اکثر حصہ ان میں صرف نعرہ مارنے والوں کا ہے۔ جو لوگ کام کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ نعرے نہیں لگایا کرتے مجموعی طور پر جس نسبت سے

ہماری جماعت قربانی کر رہی ہے

کسی دوسری قوم میں یہ قربانی نہیں پائی جاتی۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ جس حد تک تمہاری قربانی پہنچ گئی ہے۔ اس سے آگے بڑھنا ضروری نہیں۔ خدا تعالیٰ اگر تمہیں دوسروں سے خیر جتنا بلند کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک بالشت یا اس سے کچھ اوپر نکلنے سے وہ خوش نہیں ہوگا۔ اگر وہ تمہیں شیر جتنا بلند کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک بالشت جتنا بلند ہونے سے کیسے خوش ہوگا۔ دوسروں سے زیادہ قربانی کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ قربانی کی جائے۔ جس سے اسلام دوبارہ کھڑا ہو جائے۔ اگر تم اس سے دھاگا بھر بھی نیچے رہو گے۔ تو تم اپنے ہاتھوں سے اس مشن کو کمزور کر دوگے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں کھڑا کیا ہے۔

---

۵ اکتوبر ــــــ یوم تحریک جدید

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے۔ وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا"

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

۵ اکتوبر یوم تحریک جدید کے موقعہ پر اپنے ہر دوست کو وعدہ کی ادائیگی کی تحریک کرنے کے لئے ابھی سے کمربستہ ہو جائیں۔

چالیس جواہر پارے کا ایڈیشن دوم!

خواہشمند احباب کو چھپوانے کی اجازت دی جائے گی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

میری تصنیف "چالیس جواہر پارے" کا پہلا ایڈیشن اب قریباً ختم ہے۔ ایڈیشن ثانی کے لئے میں نے اس کتاب میں نظر ثانی کر کے کافی اصلاح کی ہے۔ اور اردو میں عنوان قائم کرنے کے علاوہ شروع میں فہرست مضامین بھی درج کر دی گئی ہے۔ حجم قریباً ڈیڑھ سو صفحہ ہے۔

اگر کوئی صاحب اس کتاب کے ایڈیشن دوم کے چھپوانے کا انتظام کرنا چاہیں۔ تو ضروری حالات کے متعلق تسلی ہونے پر انہیں انشاء اللہ اجازت دے دی جائے گی لیکن یہ اجازت صرف ایڈیشن دوم تک محدود ہوگی۔ اور اس کے بعد کیلئے کوئی وعدہ نہیں سمجھا جائے گا۔ کتاب خدا کے فضل سے دلچسپ اور مفید اور نوجوانوں کیلئے علم حدیث میں ضروری معلومات کے حصول اور تعلیم و تربیت کے لئے بہت کارآمد ہے میری طرف سے یہ شرط ہوگی۔ کہ سائز اور مسطر اور کاغذ میرے منشاء کے مطابق لگایا جائے۔ اور کاتب اچھا چنا جائے۔ اور کاپی مجھے دکھائی جائے۔ تاکہ صحت کا خیال رکھا جا سکے۔ اس کے سوا اس کے نفع وغیرہ میں میرا کوئی حصہ نہیں ہوگا ان اجری الا علی اللّٰہ۔ خواہشمند احباب بالواسطہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ)

درخواست دعا

مورخہ ۲۹ راگست کو بروز جمعہ سید مقصود احمد صاحب سکوڈرن لیڈر ابن میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب متعینہ رسالپور کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ بچی کی والدہ جو مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی لڑکی ہیں۔ قلت خون کی وجہ سے بارہ گھنٹہ تک بیہوش رہیں۔ سید مقصود احمد صاحب گھر پر نہیں تھے۔ وہ حادثہ طیارہ کی تحقیق کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے۔ اس لئے تار دیکر مکرم شاہ صاحب کو ربوہ سے بلوا لیا گیا۔ جو ایک ماہ کی رخصت لیکر رسالپور پہنچے۔ دریں اثناء حالت خراب ہونے پر محکمہ پرواز کے افسران نے خون دینے کیلئے اپنے تئیں پیش کیا۔ چنانچہ ۹ اشخاص کا خون حاصل کیا گیا۔ اب حالت رو بصحت ہے۔ لیکن ابھی خطرے سے باہر نہیں ہوئی۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی والدہ اور نومولودہ خیریت کے ساتھ رکھے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

شذرات

احسان فراموشی

مسلمان ہندو پاکستان کی تاریخ میں ۱۹۲۷ء تا ۱۹۳۱ء کے چار سال انتہائی نازک ترین سال شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں برطانیہ کا سائمن کمیشن یہ فیصلہ دینے کے لئے آرہا تھا کہ ہندوستانیوں کو کہاں تک اختیارات تفویض کئے جائیں۔ اور مسلم اقلیت کے حقوق کو پامال کرنے کے لئے کانگرس نے نہرو رپورٹ شائع کر دی تھی۔ اور اس پر جمعیۃ العلماء اور احراری لیڈروں کے بھی دستخط کروا لئے گئے تھے۔ مگر مسلمان تھا کہ اس کی کوئی آواز ہی نہ تھی۔

اس نازک موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایک مضطرب دل لے کر آگے بڑھے اور آپ نے اس رپورٹ پر زبردست تنقید لکھی۔ مسلمانوں کے مطالبات کا معقول ہونا ثابت کیا۔ اور بتایا کہ اکثریت کو اقلیت پر ظلم کرنے کے لئے چھ وجوہات ہوتی ہیں۔

(۱) اقلیت پہلے حاکم رہ چکی ہو۔ اور اکثریت کو دھوکہ لگ گیا ہو کہ وہ اپنے زمانہ میں ظلم کرتی رہی ہے۔

(۲) اقلیت اپنی تہذیب و تمدن کی وجہ سے الگ ہو۔

(۳) اقلیت دائمی اقلیت ہو۔

(۴) اقلیت میں بڑھنے والی طاقت ہو۔

(۵) اقلیت کا غیر ملکی لوگوں سے تعلق ہو۔

(۶) اکثریت اقلیت کی گری ہوئی اقتصادی حالت سے فائدہ اٹھا رہی ہو۔

آپ نے ثابت کیا کہ یہ چھ وجوہات ہندوستان میں موجود ہیں۔ لہٰذا مسلم اقلیت کے حقوق متعین کئے جانے ضروری ہیں تا اکثریت ان پر ہاتھ نہ اٹھا سکے لیکن افسوس مسلم اقلیت کا وہ واحد نمائندہ جس نے مسلمان کی ڈگمگاتی کشتی کو سہارا دیا۔ ان کے حقوق کے لئے آواز بلند کی اور بڑھتے ہوئے طوفانوں کا تنہا مقابلہ کیا۔ آج اسی اقلیت کے ہاتھوں تختہ مشق بنا ہوا ہے۔ اس کی موت پر دستخط کرنے والے اس کی نگاہ میں وفادار ہیں۔ مگر اللہ کا یہ بندہ غدار ہے۔

احسان فراموشی کرنے والو! خدارا سوچو قیامت کے دن اپنے آقا سردار کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

مجلس احرار کی "سیاسی خدمات"

جماعت احمدیہ کی یہ "غداریاں" اب چھپائے چھپ نہیں سکتیں کہ اس نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے ہجرت اور عدم تعاون کی تحریکوں سے بچنے کا مشورہ دیا۔ شدھی کا مقابلہ کیا۔ ان کی بربادی کے لئے نہرو رپورٹ اور سائمن کمیشن کے جواب لکھے۔ اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے پاکستان کی تائید اور اس کے پروپیگنڈا کا حربہ استعمال کیا۔

مگر ملت کی شومئی قسمت سے احرار اسلام کی یہ "سیاسی خدمات" خود مسلمانوں کی نظر سے اوجھل ہو رہی ہیں۔ کہ اس نے محض اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے گاندھی کی قیادت میں خلافت تحریک پر مسلمانوں سے روپیہ لوٹا۔ انگریز سے بائیکاٹ کا فتوےٰ دیکر انہیں اقتصادی مشکلات میں مبتلا کیا۔ اور ہزاروں افراد کو "ہجرت" کے ایک نعرہ سے ملک سے دربدر کر دیا۔ اور خود گھروں میں بیٹھے رہے۔

اسی طرح تحفظ ناموس رسالت کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیت اللہ فروشی کی۔ قائد اعظم کو کافر اعظم پاکستان کو پلیدستان اور مسلم لیگ کو خود کاشتہ پودہ کہا۔ اور اب بھی خدا سے یہی دعا کر رہے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اس پلیدستان کو ختم کرنے کی توفیق بخشے۔ تا انتشار و تفرقہ کی برکت سے ہم اس کو حاصل کر سکیں۔

ہم حیران ہیں کہ "آزاد" نے اپنے مطالبہ نمبر میں نہ احمدیوں کی ان غداریوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور نہ احرار اسلام کی ان سیاسی خدمات کا۔ ادارہ آزاد کو ہمارا شکرگزار ہونا چاہیئے کہ ہم نے ان امور کا ذکر کر کے اس کے خاص نمبر کو ہر طرح مکمل کر دیا ہے۔ کیا آزاد اپنی اخلاقی جرأت کا ثبوت دے گا۔؟

اسلامی ریاست کا ماڈل

مولوی محمد علی صاحب جالندھری نے چند دن پیشتر صادق آباد میں بڑے فخر سے کہا کہ ریاست بہاولپور وہ پہلی اسلامی ریاست ہے جسے مرزائیوں کو مرتد قرار دینے کا شرف حاصل ہوا۔ (آزاد ۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اب اس "اسلامی ریاست" کی بابت صالح اخبار "تسنیم" کی یہ خبر پڑھیئے۔

"رحیم یار خان۔ دو جگہ نماز پڑھی گئی ایک صاحب نے طیش کی حالت میں قرآن پاک کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا۔ جس پر ایک بچے کی نظر پڑی۔ اور اس نے اٹھا کر آنکھوں اور سینہ سے لگایا۔"

ایک اور خبر ہے۔

"جشن آزادی کی تقریب پر مرد کھلاڑیوں نے زنانہ لباس پہنا۔ کالا منہ کر کے گدھوں پر سوار کر کے میچ کھیلا گیا۔ اور ان مصنوعی خواتین سے مجمع میں بوس و کنار بھی روا رکھا گیا۔" (تسنیم ۷ ستمبر ۵۲ء)

احراری لیڈر بتائیں کہ کیا وہ احمدیوں کو مرتد قرار دیئے جانے کے بعد پاکستان کو اسی طرز کی اسلامی ریاست بنانا چاہتے ہیں؟ یا ان کے ذہن میں کچھ اور سیاسی نقشے ہیں۔ جن پر عملدرآمد مقصود ہے؟

لٹریچر سے ڈرتے کیوں ہو؟

"تسنیم" نے لکھا ہے:۔

کہ ایک مسلمان احمدیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے کے مطالبہ کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ اس طرز عمل کو دیکھ کر کسی احمدی نے اسے اپنا تبلیغی لٹریچر بھیجدیا۔ بلکہ اخبار الفضل بھی ان کے پاس بھیجنا شروع کر دیا۔ اگلے دن اس مسلمان کا ارشاد تھا کہ پاکستان کی سالمیت کا تقاضہ ہے کہ اس گروہ کو الگ کر دیا جائے۔

اس پر تسنیم لکھتا ہے کہ "لطیفہ یہ ہے کہ یہ خوشگوار تبدیلی صرف الفضل کے مطالعہ کا نتیجہ تھی۔ ابھی تبلیغی لٹریچر کے مطالعہ کی تو نوبت ہی نہیں آئی تھی۔" (۷ ستمبر ۵۲ء)

اگر الفضل اور تبلیغی لٹریچر سے لوگ اس قدر جلدی احراریوں کے ہم نوا بن جاتے ہیں۔ تو سمجھ نہیں آتا۔ کہ احراری اور مودودی **ہمارا لٹریچر خرید کر تقسیم کیوں نہیں کرتے۔**

کیا ہی اچھا ہو کہ مدیر تسنیم اپنے اخبار کے علاوہ "آزاد" اور "زمیندار" کو چند دنوں کے لئے مصلحتاً بند کرا دیں اور اتنی تعداد میں اخبار الفضل خرید کر اسے مفت تقسیم کرنے کا کام شروع کر دیں۔ اگر تسنیم کا دعوےٰ درست ہے تو ضرور ایک ہفتہ چھوڑ دو دن نہیں گزریں گے کہ دیگر مسلمان تو الگ رہے خود احمدیوں کی ایک کثیر تعداد بھی ان سے جا ملیگی اور یہ "فتنہ" خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اور کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ سب روپیہ اختر علی صاحب امیر شریعت اور ان کے دوستوں میں تقسیم کرنے کے لئے بچ رہے گا۔

"تحریک اسلامی" کے ہتھکنڈے

ضلع لائل پور کے ایک جلسہ میں "تحریک اسلامی" کے علمبرداروں نے تبلیغ کرتے ہوئے کہا

"پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا ...... آج ہمارے ارباب اقتدار اس مقصد کو نظرانداز کر کے فحاشی بے حیائی رشوت ستانی اور دوسرے غیر اسلامی کاموں کو فروغ دے رہے ہیں۔ اور پھر یہ کہ نہایت ڈھٹائی سے ان تمام کا خزانہ اور غیر اسلامی کاموں پر اسلام کا لیبل چسپاں کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کیجا رہی ہے۔"

"تسنیم" کے رپورٹر کا کہنا ہے کہ یہ حضرات جب اپنی تبلیغ ختم کر چکے تو

"انہوں نے عوام کو نصیحت کی کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پورا مسلمان بنائیں۔" (تسنیم ۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

"تحریک اسلامی" کے علمبرداروں کے یہ ہتھکنڈے بھی کیا عجیب ہیں۔ کہ جن عوام کو وہ "پورا مسلمان" بھی نہیں سمجھتے۔ ان کے سامنے حکومت کے غیر اسلامی کاموں کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

کوئی بتائے کہ یہ انتشار پسندی ہے یا اسلام کی تبلیغ؟ اور جب احمدی بھی انہیں پورا مسلمان نہیں کہتے تو احمدیوں کے اخراج کا دعوےٰ پیش ہو جاتا ہے۔

مولانا اختر علی کا نیا اعزاز

ایک احراری لیڈر نے حافظ آباد میں اعلان کیا۔

"ہم اس وقت اختر علی خان کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارا لیڈر ہمیں جو حکم دے گا۔ ہم اسے ہر وقت تسلیم کرینگے"

(زمیندار ۱۵ ستمبر ۵۲ء)

گویا احراریوں نے اپنی دلی دشمنی کے باوجود بعض مصالح کی بناء پر مولانا اختر علی خان کو اپنا قائد تسلیم کر لیا ہے۔ ہم اس نئے اعزاز پر مولانا کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اتنا ضرور سوچ لیں کہ مسند قیادت پیش کرنے والے کون ہیں؟ اور آپ کے والد بزرگوار اور دیگر مسلمان انہیں کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور وہ خود اپنے تئیں کیا سمجھتے ہیں؟ اگر آپ کو علم نہیں تو ہم بتاتے ہیں۔

(۱) مجلس احرار غالباً دنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے جس کا کوئی اصول وعقیدہ نہیں۔ (زمیندار ۳ جولائی ۱۹۳۶ء)

(۲) "یہ لوگ بے اصول، خود غرض، مطلب آشنا اور شیطان سیرت ہیں۔" (انقلاب ۲۵ جنوری)

(۳) "مجلس احرار ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت ہے۔" (احسان ۲ فروری ۱۹۳۶ء)

(۴) اور خود احراری حضرات کا ارشاد ہے۔

"ساری دنیا یہ کہے گی کہ مسلمانوں کو مسجد ملنی تھی مگر احراری حرامزادوں نے سکھوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کو روکا اور مسجد نہ لینے دی۔" (مجاہد ۲۵ اگست ۱۹۳۵ء)

اکتوبر ۱۹۵۲ء

(یہ فہرست دسمبر نومبر ۵۲ء تک کی ہے)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی کر کے سالانہ ۲۴/-/- ششماہی ۱۳/-/- سہ ماہی ۷/-/- رقم بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اسی میں آپ کو فائدہ ہے منی آرڈر کے کوپن پہ اپنا نمبر بھی لکھ دیا کریں تاکہ رقم آپ کے حساب میں ہی ڈالی جائے۔ بغیر نمبر کے دوسرے کے حساب میں ڈالی جا سکتی۔ اس میں آپ کو نقصان ہے۔

نمبر	نام	تاریخ
۲۱۹۸۸	ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	۱۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء
۲۳۹۹۷	سیٹھ عبدالحی صاحب	۲۳ اکتوبر
۲۴۰۰۶	سید حسین شاہ صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۴۲۲۱	چوہدری محمد خان صاحب	۱۹ اکتوبر
[illegible]	[illegible]	۱۰ اکتوبر
۲۳۹۸۸	مولوی عبدالقادر صاحب	۱۵ اکتوبر
۲۱۷۲۱	مولوی عبدالکریم صاحب	۱۱ اکتوبر
۲۴۶۴۲	نصیر الدین صاحب	۱۱ اکتوبر
۲۴۶۴۴	میاں عبدالرحمٰن صاحب	۱۱ اکتوبر
۲۴۰۹۱	مرزا عزیز احمد صاحب	۱۱ اکتوبر
۲۴۴۸۹	والدہ اسماعیل صاحب	۹ اکتوبر
۲۳۴۴۳	کوٹ مولا بخش صاحب	۱۲ اکتوبر
۲۳۱۰۲	میاں سلیم اللہ صاحب	۱۳ اکتوبر
۲۰۵۵۰	محکمہ اطلاعات دکن	۳۰ اکتوبر
۱۹۲۸۸	صوبیدار محمد حسین صاحب	۱۵ اکتوبر
۲۴۳۳۰	چودھری عبدالرحمٰن صاحب	۱۴ اکتوبر
۲۳۷۰۳	چودھری بشیر احمد صاحب	۱۴ اکتوبر
۲۳۰۹۸	محمد عبداللہ صاحب	۱۵ اکتوبر
۲۴۵۰۵	بشیر احمد صاحب	۱۵ اکتوبر
۲۴۳۳۱	والدہ نعیم احمد صاحب	۱۵ اکتوبر
۲۴۱۷۵	ملک بشیر احمد صاحب	۱۴ اکتوبر
۲۴۲۷۲	جناب عبدالستار صاحب	۵ اکتوبر
۲۴۷۳۶	پیر فیض احمد صاحب	۱۴ اکتوبر
۱۵۵۲۵	میاں عزیز حسین صاحب	۱۴ اکتوبر
۲۳۷۲۹	محمد عثمان صاحب	۳۱ اکتوبر
۲۱۶۷۰	مسجد احمدیہ وزیر آباد	۱۶ اکتوبر
۲۱۹۵۶	سید نورالحق صاحب	۱۶ اکتوبر
۲۴۲۹۱	بیگم ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب	۱۶ اکتوبر
۲۴۳۳۸	کیپٹن عبدالخالق صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۳۳۵	چودھری محمد احمد صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۵۰۸	محبوب حسین صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۵۱۲	ڈاکٹر محمد دین صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۳۱۹۱	احمدی مدرسہ [illegible]	۱۷ اکتوبر
۲۴۳۴۷	محمد یوسف صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۳۴۴	شیخ محمد [illegible] صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۳۴۵	چودھری لطیف احمد صاحب	۱۷ اکتوبر
۲۴۱۷۹	عنایت محمد صاحب	۱۷ اکتوبر
[illegible]	[illegible]	
۲۴۴۴۵	حمید از عبدالقیوم صاحب	۱۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء
۲۴۲۲۲	بابو عبداللہ خان صاحب	۲۹ اکتوبر
۲۴۶۵۲	چوہدری احمد حسن صاحب	۱۸ اکتوبر
۲۲۱۴	بابو غلام حسین صاحب	۱۶ اکتوبر
۲۴۱۶۱	منشی احمد دین صاحب	۱۶ اکتوبر
۲۴۴۸۹	والدہ احسن اسماعیل صاحب	۱۹ اکتوبر
۲۴۰۳۵	مولوی عبدالقادر صاحب	۱۹ اکتوبر
۲۴۵۱۶	ملک عزیز احمد صاحب	۱۹ اکتوبر
۲۴۵۱۷	سید احمد مشتاق احمد صاحب	۱۹ اکتوبر
۱۶۸۶۱	ایم۔ اے ملک صاحب	۲۰ اکتوبر
۱۶۴۰۰	راجپوت سائیکل ورکس	۲۰ اکتوبر
۲۳۳۷۱	چودھری عبدالرحمٰن صاحب	۲۱ اکتوبر
۲۴۰۴۲	علم الدین صاحب	۲۲ اکتوبر
۲۱۷۲۹	ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	۲۰ اکتوبر
۲۱۳۹۹	ملک منیر احمد صاحب	۳۰ اکتوبر

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلموں یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے (پتہ خوشخط ہو) ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ مسعود احمد شاہ چک ۲۷۵ ج۔ب ضلع لائل پور۔ (۲) مجھ پر ایک مقدمہ دائر کیا گیا ہے اور ویسے بھی کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر رحمت اللہ ڈاکٹر زمیندار موضع صادقپور تحصیل خانیوال (۳) میرے ماموں زاد بھائی خواجہ عبدالکریم صاحب عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بخار جہلم میں بیمار ہیں۔ ملتجیانہ درخواست ہے کہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خواجہ نذیر احمد (۴) مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب۔ فلیمنگ روڈ کی ہمشیرہ محترمہ بعارضہ بواسیر علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (۵) مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب ایم اے کی نانی صاحبہ عرصہ تین ماہ سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ کچھ عرصہ سے دماغی عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور مینٹل ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ غلام محمد متالث (۶) میرا لڑکا تقریباً عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے۔ اور اس کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ غلام محی الدین احمدی سیالکوٹی پسر مولوی الف الدین صاحب سیالکوٹی (۷) خاکسار کی اہلیہ بعارضہ T. B. بیمار ہے (۸) شیخ عنایت اللہ صاحب آف کوٹ مومن عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ اور صاحب فراش ہیں۔ احباب ان ہر دو مریضان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار بشیر احمد جاوید مولوی (۹) میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد ایک ماہ سے بوجہ بواسیر سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد جمیل لاہور مصری شاہ عزیز روڈ (۱۰) میری والدہ عرصہ پانچ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار رہی ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میری دیور [illegible] احمدی کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ (۱۱) عزیزم منور احمد پسر ماسٹر نظام الدین صاحب سیالکوٹ کافی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (۱۲) ماسٹر عبداللطیف صاحب تھلانی ملے باز اد گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری حد سے زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبدالحفیظ محلہ اسلام آباد گلی ۹ گوجرانوالہ (۱۳) میری ایک سالہ بچی قریباً ۲ ماہ سے خونی پیچش میں مبتلا ہے۔ ہر قسم کا علاج کرایا جا چکا ہے۔ کوئی افاقہ نہیں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ ملک عبدالرب (اسلم) (۱۴) خاکسار کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ کئی ماہ سے متعدی امراض میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز خاکسار کا محکمانہ امتحان ماہ اکتوبر میں ہو رہا ہے اس میں کامیابی کے لئے بھی احباب درد دل سے دعا کریں۔ محمد عبدالقیوم بی۔ اے ایم ای۔ ایس واٹرز سیالکوٹ چھاؤنی (۱۵) احباب عاجز کی ملازمت پر جلد از جلد بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔ منیر احمد داد منزل مسلم ٹاؤن۔ لاہور (۱۶) مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو عزیزہ امۃ العزیز بشریٰ خانم بنت خانصاحب حاجی فیض الحق صاحب حال ساکن کوئٹہ کا رخصتانہ برادرم مکرم نورالحق خان صاحب بی۔ اے بی ایس سی دائیگر کے حال ساکن کوئٹہ ابن مبارک علی خان صاحب آف مشرقی افریقہ کے ساتھ عمل میں آیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن خان کوئٹہ (۱۷) میرا لڑکا عزیزم سمیع اللہ روڈ انسپکٹر کلاس کا امتحان دے رہا ہے اس کی اعلیٰ نمبروں میں کامیابی اور نیز میرے بھائی کیپٹن عبدالعزیز صاحب کی اپنی ملازمت میں کامیابی کے ساتھ بحالی اور سٹیلے اور بھائی کو احمدیت کے قبول کرنے میں انشراح صدر پر میرا بیٹی کی دعا فرمائیں۔ مستری چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات

نمبر	نام	تاریخ
۳۴۳۱۵۳	مولوی عبدالسبوح	۲۰ اکتوبر
۲۴۵۲۶	چوہدری عبدالعزیز صاحب	۲۱ ″
۲۴۴۵۲	ڈاکٹر محمود احمد صاحب	″ ″
۲۴۱۶۸	محمد اسحٰق صاحب	″ ″
۲۴۱۸۶	ایم محمد الدین صاحب	۲۲ ″
۲۴۶۸۵	سید شریف احمد صاحب	۲۰ ″
۲۰۸۹۰	شیخ احمد علی صاحب	″ ″
۲۴۶۷۰	میاں رکن الدین صاحب	۱۹ ″
۲۱۴۷۳	عبدالمجید صاحب	۲۰ ″
۲۴۰۴۲	محمد عظیم الدین صاحب	۲۲ ″
۲۴۵۶۲	محمد امیر صاحب	۲۳ ″
۲۴۳۶۱	ڈاکٹر احسن صاحب	″ ″
۲۴۳۶۸	بابو محمد اقبال صاحب	۲۴ ″
۲۳۷۵۵	چوہدری غلام محمد صاحب	۲۳ ″
۲۴۳۶۷	میر محمد اسماعیل صاحب	۲۴ ″
۲۴۵۷۰	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب	″
۲۴۰۳۱	محمد عبداللہ صاحب	″ ″
۲۳۵۸۳	مولوی خوبان حسین صاحب	″
۲۴۲۰۲	اہلیہ چوہدری نصیر احمد صاحب	″ ″
۲۳۷۵۷	ملک محمد مستقیم صاحب	۲۵ ″

فرانس کو طونس اور مراکش کے حقیقی نمائندوں سے سمجھوتہ کرنا چاہیئے

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں کا بیان

کراچی ۲۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے فرانس سے کہا ہے کہ وہ مراکش اور طونس کے حقیقی نمائندوں سے فوری طور پر سمجھوتہ کرلے۔ انہوں نے کہا اگر اس مسئلہ کا حل اقوام متحدہ کی طرف سے پیش کیا جائے۔ تو اسے قبول کرلینا چاہیئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان سے ایک ملاقات کے دوران میں وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ اب وقت نہیں رہا کہ کسی ملک کے عوام اپنے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی مسائل کے بارے میں جو فیصلے کریں انہیں نظرانداز کردیا جائے۔

وزیر خارجہ نے بتایا کہ طونس اور مراکش کے مسائل کے بارے میں پاکستان کے موقف کی بنیاد اس خواہش پر ہے کہ یہ دونوں ملک فرانس کے مکمل تعاون اور دوستی سے خوشحال اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ انہوں نے کہا فرانس کا اس مقصد سے گریز ایک مضحکہ خیز اقدام ہوگا۔

چوہدری ظفراللہ خاں نے امید ظاہر کی۔ کہ فرانس اس حقیقت کو تسلیم کرے گا۔ کہ طونس اور مراکش کے [illegible] پیش نظر اقوام متحدہ پر اعتماد کیا جائے۔

لیبیا کا مسئلہ

ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ لیبیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کے لئے پاکستان کی کوشش فی الحال ناکام ہوئی ہے انہوں نے یقین کے ساتھ کہا کہ لیبیا کو اقوام متحدہ کی برادری میں اس کا صحیح مقام دلوانے کے لئے زیادہ دیر تک اقوام متحدہ سے باہر نہیں رہنے نہیں دیا جائے گا اس سلسلے میں وزیر خارجہ نے ان تقریروں کا حوالہ دیا جو پاکستان کے مستقل نمائندے نے حفاظتی کونسل میں کیں۔ انہوں نے کہا لیبیا کا مسئلہ اقوام متحدہ کی رکنیت کے خواہشمند دوسرے ملکوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ لیبیا کو ایک ممتاز ملک کی حیثیت براہ راست اقوام متحدہ کی نگرانی میں ملی ہے۔ اور ادارہ اقوام متحدہ بار ہا وعدہ کرچکا ہے۔ کہ جونہی یہ ملک خود مختار ہو جائے گا اسے ادارے کا رکن بنالیا جائے گا۔

وزیر خارجہ نے یہ بھی بتایا کہ اقوام متحدہ کی نئی رکنیت کے بارے میں پاکستان کا موقف لیبیا تک ہی محدود نہیں، انہوں نے کہا جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ پاکستان نے ہمیشہ اس بات کی حمایت کی ہے کہ تمام خود مختار ملکوں کو اس عالمی ادارے کا رکن بنایا جائے۔

لبنان کی صورت حال

لبنان کے حالیہ واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے جمیل شمعون کے لبنان کا صدر منتخب کئے جانے کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا شمعون مکمل طور پر مخلص اور ایماندار مدبر ہیں۔ لبنان خوش قسمت ہے کہ اسے اس مرحلے میں شمعون ایسا قائد ملا ہے۔ وزیر خارجہ نے یقین ظاہر کیا۔ کہ صدر لبنان نظم و نسق کا معیار اور کارکردگی درست کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور لبنانی عوام کی بہبود کے لئے ہر اقدام اختیار کریں گے۔

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کے نسلی امتیاز کے قوانین سے پیدا شدہ تازہ واقعات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا نسلی امتیاز کے قوانین امن عالم اور جنوبی افریقہ کی خوش حالی کے لئے ایک [illegible] کے بارے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہونا چاہیئے

چوہدری ظفراللہ خاں نے اپنے ملک کی طرف سے مخلصانہ امید ظاہر کی کہ جنوبی افریقہ بہت جلد دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے نسلی امتیاز کے خلاف اور فراخدلانہ پالیسی کی اہمیت کا احساس کرے گا۔ اور اس قسم کی پالیسی پر بہت جلد عملدرآمد شروع کردیا جائے گا۔ چوہدری صاحب نے اعلان کیا کہ پاکستان اس مقصد کے حصول کے لئے اقوام متحدہ میں اپنی کوشش جاری رکھے گا۔

تپدق کے جراثیم نئی دوائیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ امریکی سائنسدانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ تپدق پیدا کرنے والے جراثیم ایسی قوت پیدا کر رہے ہیں کہ تپدق کا علاج کرنیوالی ایسی دوائیاں ان پر مؤثر ثابت نہیں ہو رہیں۔ نئے جراثیم ان جراثیم کی نسبت ... اگنا سرعت کے ساتھ پھیلنے لگے ہیں۔ جن کی روک تھام سٹرپٹومائیسین کے ذریعہ کی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں کو بتایا گیا ہے کہ آئندہ تپدق کے جراثیم پر حملہ کرنے کے لئے یہ دوائی اور جدید دوائیاں ملاکر استعمال کرائی جائیں تاکہ اگر ایک دوائی اثر نہ کرے تو دوسری کامیاب ہو جائے۔

امریکی کیمیکل سوسائٹی کے اجلاس میں جو مندوبین شامل ہوئے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر ان نئے جراثیم کی ابھی سے روک تھام نہ کی گئی۔ تو وہ اس قدر طاقت پکڑ لینگے کہ جدید ترین دوائیاں بے سود ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

حکومت مصر وفد پارٹی کو توڑنے کا حکم دیگی

قاہرہ ۲۹ ستمبر۔ وفد پارٹی نے حکومت مصر کی مخالفت کے باوجود جناب مصطفیٰ نحاس کو پارٹی کا لیڈر برقرار رکھنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ مصر کے وزیر مملکت فتحی رضوان نے اس کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا۔ وفد پارٹی کو آزادی ہے۔ کہ وہ جو طریقہ کار چاہے اختیار کرے۔ لیکن حکومت ایسا کوئی اقدام برداشت نہیں کرے گی۔ جس کا مقصد ملک میں پھوٹ ڈالنا ہو۔ وزیر مملکت نے الزام لگایا۔ کہ پارٹی اس نازک مرحلے پر کوئی ذمہ داری قبول کئے بغیر پھوٹ کے بیج بونے کے لئے ناجائز حربے استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے پارٹی کے اس الزام کی تردید کی۔ کہ مصطفیٰ نحاس کی علیحدگی سے سامراجیوں کے مقاصد پورے ہوں گے۔

جنرل نجیب نے وفد پارٹی کے خلاف ابھی کوئی اقدام کرنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن مصریوں کا خیال ہے۔ کہ حکومت پارٹی کو حکماً توڑ دے گی۔

ادھر جنرل نجیب نے اعلان کیا ہے۔ کہ سوڈان سرزمین مصر کا ایک حصہ ہے۔ جس کی توثیق سابق پارلیمنٹ کرچکی ہے۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کے نامہ نگار کو قاہرہ میں ایک ملاقات کے دوران [illegible] پر غور کر رہی ہے۔ کہ مصر کو مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاع میں شریک ہونا چاہیئے۔ یا عربوں کے اجتماعی تحفظ کے معاہدے میں۔ انہوں نے کہا۔ مصری فوج میں دفاعی ضروریات کے مطابق اضافہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹر گراہم کی مفصل رپورٹ ابھی نہیں ملی

کراچی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تنازعہ کشمیر میں اتحادی نمائندہ ڈاکٹر گراہم کی حفاظتی کونسل میں حالیہ رپورٹ کا مکمل متن ابھی تک حکومت پاکستان کو موصول نہیں ہوا۔ تاہم کابینہ کے ایک قریبی اجلاس میں رپورٹ کے مستند خلاصہ پر غور کیا جائے گا۔

ریاست حیدر آباد کی تقسیم نقصان دہ ہو

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہرلال نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حیدرآباد کی تقسیم سے ریاست کے اقتصادی اور معاشرتی ڈھانچے پر برا اثر پڑے گا۔ حیدرآباد میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ میں لسانی بنیادوں پر صوبائی تقسیم کا مخالف ہوں۔ لیکن اگر یہ مطالبہ زور پکڑ گیا۔ تو میں اسے ماننے پر مجبور ہو جاؤنگا۔ انہوں نے اس خبر کو غلط بتایا۔ کہ وہ حیدرآباد میں غیر ریاستیوں کی بھرتی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے وہاں گئے ہیں۔ وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ ہندوستانی ریاستوں کے راج پرمکھوں کا سلسلہ عارضی ہے۔

طیاروں میں ایٹمی گودام

لندن ۲۹ ستمبر۔ برطانیہ کے جو طیارے پاکستان بھارت اور جاپان کے درمیان سفر کرتے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ ان میں ایسے خاص گودام بنا دئے جائیں گے

روس نے مغربی طاقتوں کی تجویز مسترد کردی

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روس نے مغربی طاقتوں کی اس تجویز کو مسترد کردیا۔ کہ آسٹریا سے متعلق معاہدہ امن کے لئے چار طاقتی کانفرنس منعقد کی جائے۔ ہفتہ کے روز روس کی طرف سے ماسکو میں برطانوی فرانسیسی اور امریکی سفارت خانوں کو جو جواب دیا گیا ہے۔ اس میں مغربی طاقتوں کی اس تجویز کو رد کردیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کے ساتھ قلیل المیعاد معاہدہ امن کے لئے چار بڑی طاقتوں کے نائب وزراء خارجہ کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ جواب میں کہا گیا ہے۔ کہ روس اپنے اس موقف پر قائم ہے۔ کہ قلیل المیعاد معاہدہ آسٹریا کا تمام نظریہ ہی ختم کردیا جائے۔ روس اس سلسلہ میں مزید کاروائی کرنے سے پیشتر اپنے اس موقف کے جواب کا انتظار کرے گا۔

برطانیہ درآمد برآمد کا فرق دور کریگا

لندن ۲۹ ستمبر۔ لندن میں شائع ہونے والے بین الاقوامی اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ برطانیہ بتدریج اپنی درآمدات اور برآمدات کے فرق کو ختم کرنے کی کوشش میں ہے۔

سال رواں کے پہلے آٹھ ماہ میں ۱۹۵۱ء کی نسبت ماہانہ ایک فی صد زیادہ مال برآمد ہوا۔ یعنی ماہانہ برآمد کی قیمت ۲۱۶،۸۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ درآمد میں کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ حکومت نے پابندیاں عاید کردی ہیں۔ گرگرتی ہوئی قیمتوں کا اثر بھی ہے [illegible]

[illegible] میں برطانیہ کے ہاروِیل ایٹمی مرکز سے ریڈیائی السوٹوپ بھیجے جاسکیں۔ برازیل اور جنوبی افریقہ جانیوالے طیاروں کے پروں کے اندر ایسے گودام کامیاب ثابت ہوچکے ہیں۔ (اسٹار)